اسلامی نظریاتی کونسل کی کارکردگی.... ایک جائزہ

حافظ محمد عبدالرحمٰن ثانی

(قسط نمبر ۷ گزشتہ سے پیوستہ)

اسلامی نظریاتی کونسل کی ذمہ داریوں، کارکردگی اور کاوشوں سے عدمِ واقفیت کی بناء پر کہا جاتا ہے کہ اس کونسل کا فائدہ کیا ہے؟......اور اب تک اس نے کون سا ایسا کام کیا ہے جو ملک وقوم کے مفاد میں ہو یہ تو ہمیشہ اختلافی مسائل پر ہی رائے زنی کرتی ہے......وغیرہ وغیرہ............

زیرِ نظر معلومات سے اندازہ ہوگا کہ کونسل نے تدوین قوانین کے حوالہ سے کس قدر محنت کی ہے اور علمی وتحقیقی بحث وتمحیص کے بعد اپنی سفارشات مرتب کر کے دی ہیں۔ اسلامی نظریاتی کونسل نے گزشتہ برسوں میں جو کام کیے ان میں سے ایک وفاقی قوانین کا جائزہ بھی ہے۔ ہر چند کہ 1973 کے آئین کے آرٹیکل ۲۲۷ تا ۲۳۱ میں واضح طور پر یہ کہا گیا ہے کہ: تمام موجودہ قوانین کو قرآن پاک اور سنت میں منضبط اسلامی احکام کے مطابق بنایا جائے گا جن کا اس حصہ میں بطور اسلامی احکام حوالہ دیا گیا ہے اور ایسا کوئی قانون وضع نہیں کیا جائے گا جو مذکورہ احکام کے منافی ہو۔

اس کے باوجود دھڑا دھڑ ایسے قوانین بنائے گئے اور اب بھی بنائے جا رہے ہیں جو خلاف احکامِ اسلامی ہیں، ذیل میں ہم بعض ان قوانین کا ذکر کر رہے ہیں جو قیام پاکستان سے بھی قبل کے ہیں مگر ہمارے ہاں نافذ ہیں اور بعض ۱۴۔ اگست ۱۹۷۳ تک مختلف اوقات میں بنے اور نافذ ہوئے۔ مگر کوئی ان بے لگام اسمبلیوں کو روکنے والا نہیں اگر کوئی ادارہ اس کی نشاندہی کرتا ہے تو اسی کو ہدفِ تنقید بنایا جاتا ہے۔ اسلامی نظریاتی کونسل اب تک ایسے بے شمار قوانین پر نظر ثانی کر کے سفارشات پیش کر چکی ہے۔ مگر اسمبلیوں نے ان سفارشات کا تاحال کوئی نوٹس نہیں لیا...... ہے کوئی ان سے پوچھنے والا؟ **پاکستان کی مسلم عوام، عوامی جماعتیں اور بالخصوص مذہبی جماعتیں اگر ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کی واقعتاً حامی ہیں تو یہ ان کا فرض ہے کہ وہ کونسل کی سفارشات پر عمل درآمد کے لئے اپنا اثر ورسوخ اور قوت صرف کریں، اور ان قوانین میں اسمبلیوں سے ترامیم کروائیں جن کی نشاندہی کونسل کر چکی ہے اور جن کا متبادل بھی پیش کیا جا چکا ہے۔**

اندر رپورٹ کرنے سے قاصر رہے تو شہری کو یہ حق ہوگا کہ عدالت میں کیس دائر کر سکے۔

۱۲۶ا۔اوزان و پیمائش (اعشاری نظام) ایکٹ ۱۹۶۷ء

اس کی دفعہ ۳۶ میں کہا گیا ہے کہ:

''۳۶۔کسی شخص کے خلاف ایسے فعل کی بابت جو اس نے قانون ہذا یا اس کے تحت وضع کردہ قواعد کی تعمیل میں نیک نیتی سے کیا ہو یا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو' کوئی مقدمہ' نالش یا دیگر قانونی کارروائی نہیں ہوسکتی۔''

اسلام ریاست یا سرکاری حکام کے ایسے افعال کو تحفظ نہیں دیتا جو کسی کی جان' مال یا آبرو کے لئے ماورائے جائز حدود نقصان کا سبب بنیں خواہ وہ نیک نیتی سے کئے گئے ہوں۔اس لئے کونسل تجویز کرتی ہے کہ لوگوں کے حقوق اور جان و مال کے تحفظ کی خاطر اس دفعہ میں مناسب ترمیم کردی جائے ۔(دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر ۱۱)

قانون ہذا کا مقصد میٹرک نظام کی بنیاد پر اوزان و پیمائش کے معیارات مقرر کرنا ہے۔

اسی طرح اس کی دفعہ ۳۷ کہتی ہے کہ جب تک انسپکٹر رپورٹ نہ کرے' عدالت مداخلت نہیں کرسکتی۔(p.97) اس سلسلے میں کونسل کی رائے یہ ہے کہ اگر حکومت شہری کی تحریری شکایت پر مناسب اقدامات کرنے میں ناکام رہے تو اسے عدالت سے رجوع کرنے کا حق ہونا چاہئے۔

۱۲۷ا۔فارمیسی ایکٹ ۱۹۶۷ء

اس ایکٹ کی دفعہ ۳۲ میں کہا گیا ہے کہ:

''۳۲۔کوئی عدالت قانون ہذا کے تحت کسی جرم میں مداخلت نہیں کرے گی جب تک ڈرگز ایکٹ ۱۹۴۰ء کے تحت مقرر کردہ انسپکٹر یا صوبائی حکومت کا مجاز افسر تحریری رپورٹ نہ کرے۔''

یہ دفعہ عدالتوں کو کسی جرم میں مداخلت سے روکتی ہے جب تک انسپکٹر کی طرف سے تحریری رپورٹ پیش نہ کی جائے۔کونسل کے نزدیک یہ پابندی متاثرہ شخص کو چارہ جوئی سے محروم کرتی ہے جس کی اسلام میں قطعاً اجازت نہیں۔پس تجویز کیا جاتا ہے کہ اس تضاد کو دور کرنے کی غرض سے اس دفعہ میں مناسب ترمیم کردی جائے۔

۱۲۸۔قدرتی گیس (ترقیاتی سرچارج) آرڈیننس ۱۹۶۷ء

اس کی دفعہ ۶ میں کہا گیا ہے کہ:

''۶۔کوئی عدالت اس آرڈیننس کے تحت کسی جرم میں مداخلت نہیں کرے گی جب تک وفاقی حکومت کی طرف سے تحریری شکایت موصول نہ ہو جائے۔''

یہ دفعہ عدالتوں کو جرم میں مداخلت کرنے سے روکتی ہے جب تک وفاقی حکومت کا مقرر کردہ افسر تحریری رپورٹ نہ کرے۔کونسل کی رائے میں ایسی پابندی متاثرہ شخص کو چارہ جوئی سے محروم کرتی ہے، جس کی اسلام میں قطعاً گنجائش نہیں۔اس لئے تجویز کیا جاتا ہے کہ اس تضاد کو دور کرنے کے لئے مذکورہ بالا دفعہ میں ضروری ترمیم بروئے کار لائی جائے۔

۱۲۹۔پاکستان ٹوبیکو بورڈ آرڈیننس ۱۹۶۸ء

اس کی دفعہ ۲۶ میں کہا گیا ہے کہ:

''۲۶۔(p.98) بورڈ، اس کے کسی ممبر یا دیگر شخص کے خلاف ایسے فعل کی بابت جو اس نے آرڈیننس ہذا یا اس کے تحت وضع کردہ قواعد یا صادر کردہ حکم کی تعمیل میں نیک نیتی سے کیا ہو، کوئی مقدمہ، نالش یا دیگر قانونی کارروائی نہیں ہو سکتی۔''

اسلام ریاست یا سرکاری حکام کے ایسے افعال کو تحفظ نہیں دیتا جن سے کسی کی جان، مال یا آبرو کو ماورائے جائز حدود نقصان پہنچے خواہ وہ نیک نیتی سے کئے گئے ہوں۔اس لئے کونسل تجویز کرتی ہے کہ لوگوں کے حقوق اور جان و مال کے تحفظ کی خاطر اس دفعہ میں مناسب ترمیم کردی جائے۔(دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر ۱۱)

اسی طرح اس کی دفعہ ۲۷ کہتی ہے کہ:

''۲۷۔کوئی عدالت آرڈیننس ہذا کے تحت قابل تعزیر جرم میں مداخلت نہیں کرے گی جب تک بورڈ یا اس کی طرف سے مجاز کردہ شخص تحریری رپورٹ پیش نہ کرے۔''

یہ دفعہ عدالتوں کو کسی جرم میں مداخلت کرنے سے روکتی ہے جب تک بورڈ کا مقرر کردہ افسر تحریری رپورٹ پیش نہ کرے۔ایسی صورت میں بھی عدالتیں صرف ان جرائم میں مداخلت کر سکتی ہیں جن کی

میں ہنگامی اختیارات کو برقرار رکھنا ہے۔

اس قانون کی دفعات کا جائزہ لیتے وقت یہ بات علم میں آئی کہ اگرچہ آج کل ڈیفنس آف پاکستان رولز موثر نہیں، تاہم دفعہ ۳ کے تحت حاصل کردہ جملہ اراضیات بدستور قوانین حصول اراضی کے تابع ہیں اور حکومت ایسی اراضی کو جس طرح چاہے تصرف میں لاسکتی ہے۔

اسلامی اصولوں کے مطابق جب کسی صورت حال کی علت ختم ہوجائے تو اس سے وابستہ وجوب بھی باقی نہیں رہتا۔ایک اور اصول یہ ہے کہ قانونی رضامندی کے بغیر کسی شخص کی اراضی قبضہ میں نہیں رکھی جاسکتی۔حوالہ کے لئے دیکھئے سورہ البقرہ کی آیت نمبر ۱۸۸ نیز مجلہ کی دفعات ۹۶، ۹۷ (دلیل کے لئے راہنما اصول نمبر ۴ ملاحظہ ہو)

اسی طرح دفعہ ۶ معاوضہ کی ادائیگی کے بارے میں ہے۔اسلامی احکام کے مطابق اس سلسلے میں پہلی ترجیح یہ ہے کہ اس کا تعین باہمی رضامندی سے کیا جائے۔اختلاف رائے کی صورت میں حکومت ثالث مقرر کرسکتی ہے۔

کونسل کی رائے یہ ہے کہ حصول اراضی کے وقت کی مروجہ بازاری قیمت کو پیمانہ بنایا جائے کیونکہ قرآن حکیم نے سورہ البقرہ کی آیت نمبر ۱۸۸ میں یہ اصول طے کردیا ہے کہ ''ہمیں دوسروں کا مال جائز اور منصفانہ طریقہ سے لینا چاہیے''۔

معاملہ کو ثالث کے سپرد کرنے یا اپیل میں جانے سے مالک کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا جبکہ اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ مشکل سے بچنا چاہئے۔

اس کی تائید میں یہ دلیل پیش کی جاتی ہے کہ حق ملکیت کو تحفظ ملنا چاہئے۔باہمی رضامندی سے تعین کے اصول کی حوصلہ افزائی ہونی چاہئے اور شرعی تقاضوں کا احترام کیا جانا چاہئے۔

کونسل تجویز کرتی ہے کہ دفعہ ۶ کی ذیلی دفعہ (۲) شق (ای) میں حسب ذیل عبارت کا اضافہ کردیا جائے۔

''معاوضہ کی ادائیگی میں تین مہینے سے زیادہ کی تاخیر واقع ہونے کی صورت میں مالک قیمت میں اضافہ یا معاوضہ کی ادائیگی میں تاخیر کے باعث پہنچنے والے نقصان کی بناپر از سر نو تشخیص کی تحریری

درخواست کر سکتا ہے۔"

اس ترمیم کی وجہ جواز یہ ہے کہ اسلام فرائض اور وظائف کی اولین وقت پر ادائیگی پر زور دیتا ہے۔ علاوہ ازیں تاخیر اراضی کے مالک کو جائیداد کے فوائد سے محروم کرتی ہے جس کی اسلام اجازت نہیں دیتا۔

۱۳۵۔ مساوی شراکت فنڈ آرڈیننس ۱۹۷۰ء

اس کی دفعہ ۱۳ میں کہا گیا ہے کہ:

"۱۳۔ (p.102) کوئی ڈائریکٹر کسی دوسرے ڈائریکٹر افسر یا فنڈ یا بینک کی طرف سے رکھے گئے ملازم کے افعال کا یا نا اہلیت یا عدم صلاحیت کی بنا پر فنڈ کی کسی جائیداد یا منظور کردہ ضمانت کی مالیت یا حقیت میں واقع ہونے والے نقصان یا خرچہ کا یا کسی فعل کا جو اس نے نیک نیتی سے اپنے فرائض کی بجا آوری کے دوران کیا ہو ذاتی طور پر ذمہ دار نہیں ہوگا۔"

اسلام ریاست یا سرکاری حکام کے ایسے افعال کو تحفظ نہیں دیتا جو کسی کی جان، مال یا آبرو کے لئے ماورائے جائز حدود نقصان کا سبب بنیں خواہ وہ نیک نیتی سے کئے گئے ہوں۔ اس لئے کونسل تجویز کرتی ہے کہ لوگوں کے حقوق اور جان و مال کے تحفظ کی خاطر اس دفعہ میں مناسب ترمیم کر دی جائے۔ (دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر ۱۱)

۱۳۶۔ اجارہ داریاں اور تحدیدی تجارتی سرگرمیاں (کنٹرول اور روک تھام) آرڈیننس ۱۹۷۰ء

اس کی دفعہ ۲۳ کہتی ہے کہ:

"۲۳۔ اتھارٹی، اس کے کسی افسر یا ملازم کے خلاف ایسے فعل کی بابت جو اس نے آرڈیننس ہذا یا اس کے تحت وضع کردہ قاعدہ یا صادر کردہ حکم کی تعمیل میں نیک نیتی سے کیا ہو یا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو، کوئی مقدمہ، نالش یا دیگر قانونی کارروائی نہیں ہو سکتی"۔

اسلام ریاست یا سرکاری حکام کے ایسے افعال کو تحفظ نہیں دیتا جو کسی کی جان، مال یا آبرو کے لئے ماورائے جائز حدود نقصان کا سبب بنیں خواہ وہ نیک نیتی سے کئے گئے ہوں۔ اس لئے کونسل تجویز کرتی ہے کہ لوگوں کے حقوق اور جان و مال کے تحفظ کی خاطر اس دفعہ میں مناسب ترمیم کر دی

دفعہ ہذا میں ضروری ترمیم کردی جائے۔

اسی طرح اس کی دفعہ ۱۲(۳) کہتی ہے کہ:

''۱۲۔(۳) وفاقی حکومت ٹرسٹی یا کسی شخص کے خلاف ایسے فعل کی بابت جو قانون ہذا' اس کے تحت وضع کردہ قواعد' صادر کردہ حکم یا جاری شدہ نوٹیفکیشن کی تعمیل میں نیک نیتی سے کیا گیا ہو' کوئی مقدمہ' نالش یا دیگر قانونی کارروائی نہیں ہوسکتی۔''

اسلام ریاست یا سرکاری حکام کے ایسے افعال کو تحفظ نہیں دیتا جو کسی کی جان' مال یا آبرو کے لئے ماورائے جائز حدود نقصان کا سبب بنیں خواہ وہ نیک نیتی سے کیے گئے ہوں۔اس لئے کونسل تجویز کرتی ہے کہ لوگوں کے حقوق اور جان ومال کے تحفظ کی خاطر اس دفعہ میں مناسب ترمیم کردی جائے۔(دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر ۱۱)

۱۴۳۔فروغ صنعتاں (وفاقی کنٹرول) ایکٹ ۱۹۷۲ء

(p.105) اس کی دفعہ ۱۱ اس طرح ہے'

''۱۱۔(۱) وفاقی حکومت' بورڈ یا کسی دیگر شخص کے خلاف ایسے فعل کی بابت جو اس نے قانون ہذا کے تحت نیک نیتی سے کیا ہو یا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو' کوئی مقدمہ' نالش یا دیگر قانونی کارروائی نہیں ہوسکتی۔

(۲) کوئی عدالت قانون ہذا کے تحت کیے گئے کسی فعل یا کارروائی کو نہ تو چیلنج کرے گی' نہ ہی چیلنج کرنے کی اجازت دے گی۔''

اسلام نے نجی ملکیت کو قابل احترام تسلیم کیا ہے۔ریاست کا کوئی فعل جس سے ایسا تقدس پامال ہوتا ہو' اسلامی احکام کے منافی ہے۔کیونکہ دفعہ ۱۱(۱) متاثرہ شخص کو وفاقی حکومت یا بورڈ کے خلاف چارہ جوئی سے روکتی ہے اور اس کی ذیلی دفعہ (۲) عدالتوں کو ایسی درخواستیں قبول کرنے کی اجازت نہیں دیتی' جن کے ذریعے قانون ہذا کے تحت کی گئی کسی کارروائی کو چیلنج کیا گیا ہو' پس کونسل تجویز کرتی ہے کہ اس دفعہ میں اس طرح ترمیم کردی جائے کہ متاثرہ شخص کو اس قسم کے احکام چیلنج کرنے کا حق مل جائے۔یہ کہ کوئی شخص کسی کی اراضی قبضہ میں نہیں لے گا ماسوائے قانونی مالک کی رضامندی سے اور معاوضہ کی رقم کا تعین اتفاق رائے سے یا مروجہ بازاری قیمت کی بنیاد پر کیا جائے گا۔..............(جاری ہے)

☆ احذر کلمة سوف او تاخیر الاعمال و التسویف باداء الواجب فان هذا اول الفشل والاخفاق . ☆